Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 3 (January-March 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

An Evaluation of the Effects of the Teacher's Behavior on the students' Psychology in the Light of Islamic Teachings

عصر حاضر میں استاد کے رویے کا طلباء کی نفسیات پر اثرات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ

Iqra
PhD Research Scholar, Institute of Islamic Studies, MY University, Islamabad
naveed.khilji786@gmail.com

Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi
Director Institute of Islamic Studies, MY University, Islamabad

Abstract

The purpose of this paper is to examine the effects of teachers' behavior on students' psychology in the light of Islamic teachings. In the ancient education system, the teacher used to consider only the method of teaching to transfer his knowledge and information. In the ancient education system, no importance was given to the educational needs of the students, their mental capacity, achievement attitudes, inclinations and tendencies. The ancient education system was not concerned with the mental and psychological problems of the students. Just as evolution and revolution changed the values and levels of understanding of the times, so the changes in the educational systems and ideologies of the times also affected teaching and learning. In the current era, the awareness of the psychology of students has been declared mandatory for the effective performance of teaching and learning. In this regard, Islamic teachings have also been reviewed. The

CC BY

knowledge of the psychology of students makes the art of teaching a scientific mood. Many psychological factors and facts affecting achievement have been discovered through educational research and observation. For effective teaching, it is important for the teacher to know who and what he is teaching. Research shows that if teachers treat students unfairly, they will lose their trust and leadership for the teacher and have less confidence in their home environment and less teacher-student interaction. The teachers were polite, open, professional and cooperative. There was a significant correlation between ratings of teacher behaviors and student academic outcomes. Research shows that psychotic behaviors are nurtured under the influence of anxiety. While moods are conducive to acquisition, some negatively affect acquisition status. Knowledge of the mental level and psychology of students is extremely helpful for teachers in guiding and guiding students during their problems, issues, confusions and needs.

Keywords: Behavior, psychology, education, mental capacity, interaction, ideology

تمہید

اس مقالے کا مقصد طلباء کی نفسیات پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اساتذہ کے رویے کے اثرات کا جائزہ لینا ہے۔ قدیم تعلیمی نظام میں استاد اپنے علم اور معلومات کی منتقلی کے لیے صرف طریقہ تدریس پر غور کیا کرتا تھا۔ قدیم تعلیمی نظام میں طلباء کی تعلیمی ضروریات، ان کی ذہنی استعداد، حصول رویوں، میلانات اور رجحانات کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ قدیم تعلیمی نظام کو طلباء کے ذہنی اور نفسیاتی مسائل سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ جس طرح ارتقاء اور انقلاب نے زمانے کی اقدار اور تفہیم کی سطحوں کو تبدیل کیا، اسی طرح زمانے کے تعلیمی نظام اور نظریات میں ہونے والی تبدیلیوں نے درس و تدریس کو بھی متاثر کیا۔ موجودہ دور میں درس و تدریس کی موثر کارکردگی کے لیے طلباء کی نفسیات سے آگاہی کو لازمی قرار دیا گیا ہے اس حوالے سے اسلامی تعلیمات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ طلباء کی نفسیات کا علم سکھانے کے فن کو سائنسی مزاج بناتا ہے۔ تعلیمی تحقیق اور مشاہدے کے ذریعے حصول کو متاثر کرنے والے بہت سے نفسیاتی عوامل اور حقائق دریافت کیے گئے ہیں۔ موثر تدریس کے لیے استاد کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ

CC BY

کون اور کیا پڑھا رہا ہے۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اگر اساتذہ طلباء کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کرتے ہیں، تو وہ اساتذہ کے لیے اپنا اعتماد اور قیادت کھو دیں گے اور اپنے گھر کے ماحول اور اساتذہ اور طالب علم کے کم تعامل کی وجہ سے ان کا اعتماد کم ہو جائے گا۔ اساتذہ شائستہ، کھلے، پیشہ ور اور تعاون کے لیے تیار تھے۔ اساتذہ کے طرز عمل اور طلباء کے تعلیمی نتائج کی درجہ بندی کے درمیان کافی حد تک محفوظ تعلق تھا۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ نفسیاتی رویے اضطراب کے زیر اثر پرورش پاتے ہیں۔ اگرچہ موڈ حصول کے لیے ساز گار ہوتے ہیں، کچھ حصول کی حیثیت کو منفی طور پر متاثر کرتے ہیں۔ طلباء کی ذہنی سطح اور نفسیات کا علم اساتذہ کے لیے طلباء کے مسائل، مسائل، الجھنوں اور ضروریات کے دوران ان کی رہنمائی اور رہنمائی میں انتہائی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

تعارف

اسلام میں تعلیم کو ایک اہم مقام حاصل ہے، قرآن اور پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ساتھ علم حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ خود قرآن متعدد آیات میں حکمت اور علم حاصل کرنے کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا،
درجات بلند کرے گا۔"[1]

یہ آیت اس بات پر روشنی ڈالتی ہے کہ علم، اللہ کے نزدیک مومنوں کے لیے بلندی اور امتیاز کا ذریعہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال یا احادیث کے ذریعے تعلیم کی اہمیت کو مزید واضح کیا۔ ان کی مشہور حدیث،

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر مرد (وعورت) فرض ہے"[2]

اسلام، علم حاصل کرنے کی لازمی نوعیت کو واضح کرتی ہے۔ یہ ذمہ داری علم کے وسیع میدان پر محیط ہے، بشمول مذہبی اور سیکولر علوم، جیسا کہ اسلام تعلیم کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اسلامی اسکالرز نے پوری تاریخ میں ذاتی اور معاشرتی ترقی میں تعلیم کے کردار پر زور دیا ہے۔ مشہور عالم ابن سینا (Avicenna) نے زور دے کر کہا، "علم امیروں کا زیور ہے اور غریبوں کا مال ہے۔" یہ نقطہ نظر دولت کے مادی پہلوؤں سے بالاتر ہے، اس بات پر زور دیتا ہے کہ علم ایک قیمتی اثاثہ ہے جو افراد کو ان کی مالی حیثیت سے قطع نظر مالا مال کرتا ہے۔ اسلامی روایت علم کے حصول کی حوصلہ افزائی کرتی ہے جو نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ بڑے پیمانے پر معاشرے کو فائدہ پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص حصول علم میں کسی راستے پر چلے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا
راستہ آسان کر دے گا۔"[3]

یہ حدیث علم حاصل کرنے سے وابستہ روحانی انعامات اور فرد کی بعد کی زندگی پر اس کے مثبت اثرات کی وضاحت کرتی ہے۔ اسلامی تعلیمات 'علم' یا علم کے تصور کو روشن خیالی اور نیکی کی طرف ایک راستہ کے طور پر زور دیتی ہیں۔ قرآن مومنوں کو کائنات میں اللہ کی نشانیوں پر غور کرنے کی ترغیب دیتا ہے، تجسس اور علم کی پیاس کو فروغ دیتا ہے۔ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

> "وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت دی گئی اسے یقیناً بہت
> بڑی دولت دی گئی۔"[4]

یہ اسلام میں حکمت اور علم کی اندرونی قدر کو نمایاں کرتا ہے، اسے دولت کی ایک ایسی شکل کے برابر کرتا ہے جو مادی املاک سے بالاتر ہے۔ قرآن جہالت کو دور کرنے اور انصاف کے فروغ میں تعلیم کے کردار پر بھی زور دیتا ہے۔ سورۃ الحجرات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

> "اے انسانو، بیشک ہم نے تمھیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور
> تمھیں قومیں اور قبیلے بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔"[5]

یہ آیت ایک دوسرے کو سمجھنے اور جاننے کی اہمیت کو واضح کرتی ہے جو حصول علم اور تعلیم کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔ اسلامی تاریخ مسلم اسکالرز کی مثالوں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے سائنس، طب، فلکیات اور فلسفہ سمیت مختلف شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ابن الہیثم، الرازی، اور ابن خلدون جیسے علماء نے فکری حصول کے لیے اسلامی روایت کی وابستگی کی مثال دی ہے۔ ان کے کام نے نہ صرف انسانی علم میں اضافہ کیا بلکہ ایمان اور عقل کے درمیان ہم آہنگی کی بھی عکاسی کی جو کہ اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم اور سیکھنے پر بہت زیادہ زور دیا۔ ان کی حدیث میں واضح ہے کہ عالم کی سیاہی شہید کے خون سے زیادہ مقدس ہے۔

یہ حدیث ان لوگوں کے اعلیٰ مرتبے کی نشاندہی کرتی ہے جو اللہ کی راہ میں علم حاصل کرنے اور پھیلانے کے لیے خود کو وقف کر دیتے ہیں۔ یہ حدیث حصول علم کے عمل کو روحانی قربانی کے درجے تک پہنچاتی ہے۔ عصر حاضر میں، اسلام میں تعلیم کی اہمیت کو تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا کے پیش کردہ چیلنجوں اور مواقع سے تقویت ملتی ہے۔ بلال عرفلی (Bilal Orfali) اور ملک ابیصاب (Malek Abisaab) اپنی کتاب "اسلامی تعلیم: اس کی روایات اور جدیدیت (Islamic Education: Its Traditions and Modernization)" میں لکھتے ہیں:

> "اسلامی تعلیمی اداروں کا مقصد روایتی تعلیمات کو جدید علوم کے ساتھ مربوط
> کرنا ہے، دنیا کے بارے میں متوازن اور جامع تفہیم کی ضرورت پر زور دینا۔
> ایک تعلیم یافتہ اور باخبر معاشرے کو فروغ دینے کے ذریعے، اسلام انسانیت

OPEN ACCESS

کی بہتری، انصاف، ہمدردی اور فکری ترقی کی اقدار کو فروغ دینے میں اپنا
حصہ ڈالنا چاہتا ہے۔اسلام میں تعلیم محض ایک مفید حصول نہیں ہے بلکہ
ایک مقدس اور تبدیلی کا سفر ہے۔ یہ اللہ کا قرب حاصل کرنے، ذاتی ترقی کو
فروغ دینے اور معاشرے کی فلاح و بہبود میں مثبت کردار ادا کرنے کا ذریعہ
ہے۔ علم کی متنوع شکلوں کے ساتھ اسلامی تعلیمات کا انضمام مسلمانوں کے
لیے ایک رہنما اصول کے طور پر کام کرتا ہے، حکمت کے حصول کی حوصلہ
افزائی کرتا ہے جس میں زندگی کے روحانی اور دنیاوی دونوں پہلو شامل
ہیں۔"[6]

اسلام میں استاد کی اہمیت و مقام

قرآن مجید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں اساتذہ کی اہمیت اور مقام بہت وسیع اور گہرا ہے۔اسلام ایک استاد کے کردار کو انتہائی احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ان کے افراد کی فکری اور اخلاقی نشوونما پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ اعلان کرتا ہے کہ:

"جس طرح ہم نے تم میں تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم پر ہماری
آیات پڑھتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و حکمت کی تعلیم
دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے اور کرتے تھے۔"[7]

یہ آیت اسلام میں تعلیم کی کثیر جہتی نوعیت پر زور دیتے ہوئے ایک استاد کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہم کردار کو اجاگر کرتی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال کے ذریعے اساتذہ کی اہمیت کو مزید واضح کیا۔ایک مشہور حدیث ہے کہ :

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔"[8]

یہ حدیث ان لوگوں کے درجات کو بلند کرتی ہے جو علم دیتے ہیں، خاص طور پر قرآن کی تعلیمات کو اللہ کے نزدیک بہترین لوگوں میں شمار کرتے ہیں۔ اسلام میں استاد اور طالب علم کے درمیان تعلق محض لین دین کا نہیں ہے بلکہ اس میں گہری اخلاقی اور روحانی جہتیں ہیں۔ قرآن نے علم دینے والوں کے شکر گزاری کے قرض کو تسلیم کیا ہے، جیسا کہ سورہ لقمان میں فرمایا گیا ہے:

"اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے، اس کی ماں
نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ

OPEN ACCESS

چھڑانا ہے تو (انسان) میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کرے، میری
ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔"[9]

علماء کرام اس آیت کی تشریح اساتذہ کو شامل کرنے کے لیے کرتے ہیں، جو کسی کی فکری اور اخلاقی ترقی میں حصہ ڈالنے والوں کے لیے شکر گزاری اور احترام کی ذمہ داری پر زور دیتے ہیں۔ اسلامی روایت میں، اصطلاح "استاد" کو اعزاز کا مقام حاصل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں اساتذہ کو انبیاء کے وارث کہا ہے، جو علم کی ترسیل کے ذریعے نبوت کی میراث کے تسلسل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ نقطہ نظر اسلام کے پیغام کو آگے بڑھانے اور مومنین کی آنے والی نسلوں کی پرورش میں اساتذہ کے اہم کردار کی نشاندہی کرتا ہے۔ جی این راول (G. N. Raval) اپنی کتاب "اسلام میں تعلیم: فلسفہ اور نفاذ (Education in Islam: Philosophy and Implementation)" میں لکھتے ہیں:

"عملی لحاظ سے، اسلامی نظام تعلیم استاد اور طالب علم کے تعلقات کو بہت
اہمیت دیتا ہے، نہ صرف علمی علم کی ترسیل پر زور دیتا ہے بلکہ اخلاقی اور
روحانی رہنمائی بھی کرتا ہے۔ سیکھنے اور سکھانے کے عمل میں ادب پر زور اس
جامع نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے جو اسلام تعلیم کی طرف اختیار کرتا ہے، اس
کردار کی نشوونما کو تسلیم کرتا ہے جو ایک باشعور اور اخلاقی استاد کی رہنمائی
میں ہوتا ہے۔"[10]

اسلام میں، استاد اور طالب علم کے تعلقات کی اہمیت علمی علم کے حصول سے آگے بڑھتی ہے جس میں کردار کی نشوونما اور اخلاقی اقدار کی پرورش شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلباء کی رہنمائی میں استاد کی شفقت اور صبر کرنے والی فطرت پر زور دیا۔ ایک حدیث میں ہے کہ

"جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کے حقوق کو تسلیم نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔"[11]

یہ تعلیم کے عمل میں ہمدردی اور دیکھ بھال کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے، اسلام میں اساتذہ سے متوقع انسانی اور پرورش کی خصوصیات کو اجاگر کرتا ہے۔ "تربیہ" (تعلیمی اور اخلاقی پرورش) کا تصور اسلامی تعلیمات کا لازمی جزو ہے۔ اساتذہ کو اپنے طلباء کے کردار کی تشکیل کے لیے ذمہ دار رہنما کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ قرآن نے سورہ آل عمران میں ذکر کیا ہے:

"پھر اللہ کی رحمت کے سبب سے تو ان کے لیے نرم ہو گیا، اور اگر تو تند خو اور
سخت دل ہوتا تو البتہ تیرے گرد سے بھاگ جاتے، پس انہیں معاف کر دے
اور ان کے واسطے بخشش مانگ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کر، پھر جب تو اس

CC BY

کام کا ارادہ کر چکا تو اللہ پر بھروسہ کر، بے شک اللہ توکل کرنے والے لوگوں
کو پسند کرتا ہے۔"[12]

یہ آیت تعلیم میں نبی کے نرمی اور ہمدردی کے انداز کی عکاسی کرتی ہے، ایک سازگار اور ہمدرد تعلیمی ماحول کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ اسلامی روایات بھی استاد کے مسلسل علم کے حصول پر بہت زور دیتی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علم کی تلاش ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ حدیث سیکھنے اور خود کو بہتر بنانے کے لیے اساتذہ کی زندگی بھر کی وابستگی کی نشاندہی کرتی ہے، جو نہ صرف ان کی تعلیمات کے ذریعے بلکہ ذاتی ترقی اور علم کے حصول کے لیے ان کی لگن کے ذریعے اپنے طلباء کے لیے رول ماڈل کے طور پر کام کرتے ہیں۔ گریگوریو کوہون(Gregorio Kohon)اور چارلس ٹیمپل(Charles Temple)اپنی کتاب "اسلام میں پڑھنا اور سیکھنا(Teaching and Learning in Islam)"میں لکھتے ہیں:

"اسلامی تاریخ میں، "معلم" (استاد) کا لقب ایسے عظیم علماء اور معلمین کے
ساتھ وابستہ رہا ہے جنہوں نے علم کے تحفظ اور پھیلانے میں اہم کردار ادا
کیا۔ امام بخاری، امام الغزالی اور دیگر جیسے علماء کی شراکتیں اس بات کی مثال
دیتی ہیں کہ اساتذہ کے افراد اور معاشرے کی فکری اور روحانی ترقی پر گہرے
اثرات مرتب ہوتے ہیں۔"[13]

اسلام متنوع علم کی قدر کو تسلیم کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف شعبوں میں علم حاصل کرنے کی ترغیب دی، جس میں مذہبی علوم، قدرتی علوم، اور عملی مہارتیں شامل ہیں۔ یہ جامع نقطہ نظر ایک اچھی تعلیم کی اہمیت پر زور دیتا ہے جو افراد کو نہ صرف علمی علم سے آراستہ کرتا ہے بلکہ ایک متوازن اور بامقصد زندگی گزارنے کے لیے ضروری مہارتوں اور حکمت سے بھی آراستہ ہوتا ہے۔ اسلام میں استاد کا مقام تعلیم کے لیے ایک جامع اور اخلاقی نقطہ نظر سے متصف ہے۔ اساتذہ نہ صرف علم کی ترسیل کرنے والے ہوتے ہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی رہنما بھی ہوتے ہیں، جو اپنے طلباء کے کردار کی تشکیل کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اساتذہ کا ہمدردی، صبر اور علم کی مسلسل جستجو اسلامی تعلیمات میں شامل اقدار اور اصولوں کے مطابق ہے، جو اسلامی فریم ورک کے اندر افراد کی فکری اور نفسیاتی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

استاد کا رویہ اور طلباء کی نفسیات

اساتذہ کا رویہ طلباء کی نفسیات کی تشکیل، ان کی تعلیمی کارکردگی، حوصلہ افزائی اور مجموعی طور پر بہبود کو متاثر کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اساتذہ کے مثبت رویے سیکھنے کے تجربے کو بڑھا سکتے ہیں اور معاون تعلیمی ماحول میں حصہ ڈال سکتے ہیں، جبکہ منفی رویے کے نقصان دہ اثرات ہو سکتے ہیں۔ متعدد مطالعات نے طلباء پر اساتذہ کے رویے کے اثرات کی کھوج کی ہے، مثبت استاد اور طالب علم کے تعلقات کو فروغ دینے کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔

OPEN ACCESS

"طلباء کی سماجی اور جذباتی نشو ونما کو فروغ دینے میں مثبت استاد اور طالب علم کے تعلقات کی اہمیت پر زور دیا۔ جو اساتذہ گرمجوشی، ہمدردی اور تعاون کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ کلاس روم کا ایک مثبت ماحول پیدا کرتے ہیں جو طلباء کی مصروفیت میں اضافہ اور تحفظ کے احساس کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ مثبت تعامل طلباء کی نفسیاتی بہبود میں معاون ہوتے ہیں، ان کے اعتماد اور خود اعتمادی کو متاثر کرتے ہیں۔"[14]

اس کے برعکس، استاد کے منفی رویے، جیسے تنقید، سختی، نظم وضبط، غیر جانبداری، طلباء کی نفسیاتی صحت پر منفی اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔

"استاد کا منفی رویہ اور طالب علم کے تعلقات بڑھتے ہوئے تناؤ، اضطراب، اور طلباء میں تعلیمی حوصلہ افزائی میں کمی سے وابستہ ہیں۔ مزید برآں، جو طلباء اپنے اساتذہ کو غیر معاون سمجھتے ہیں وہ اسکول اور سیکھنے کے بارے میں منفی رویہ پیدا کرسکتے ہیں۔"[15]

طلباء کی کارکردگی پر اساتذہ کی توقعات کے کردار کا بھی بڑے پیمانے پر مطالعہ کیا گیا ہے۔ روزینتھل اور جیکبسن (Rosenthal and Jacobson) کے کلاسک مطالعہ کے مطابق:

"Rosenthal and Jacobson نے "خود کو پورا کرنے والی پیشن گوئی" کے رجحان کو ظاہر کیا جس میں طلباء سے اساتذہ کی توقعات طلباء کی اصل کارکردگی کو متاثر کرسکتی ہیں۔ جب اساتذہ سے زیادہ توقعات وابستہ ہوتی ہیں تو طلباء بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، جبکہ کم توقعات خراب نتائج کا باعث بنتی ہیں۔ اس سے طلباء کے ان کی اپنی صلاحیتوں کے بارے میں تصورات کو تشکیل دینے اور ان کی تعلیمی کامیابیوں کو متاثر کرنے پر اساتذہ کے رویے کے طاقتور اثرات کو نمایاں کیا گیا ہے۔"[16]

استاد اور طالب علم کے تعلقات اور توقعات کے علاوہ، اساتذہ کے تاثرات دینے کا طریقہ طلباء کی نفسیات پر نمایاں طور پر اثر انداز ہوسکتا ہے۔ ہیٹرک اور ٹیمپرلے (Hattie & Timperley) تعمیری آراء کی اہمیت پر زور دیتے ہیں:

CC BY

"اچھی طرح سے فراہم کردہ تاثرات طلباء کی خود افادیت اور حوصلہ افزائی کو بڑھا سکتے ہیں، جو مثبت نفسیاتی اثر میں حصہ ڈالتے ہیں۔"[17]

مزید تحقیق نے اساتذہ کے جوش و خروش کے تصور اور طلباء کی مصروفیت اور حوصلہ افزائی پر اس کے اثرات کو بھی سمجھا ہے۔ جیسا کہ:

"جو اساتذہ اپنے مضمون کے لیے جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ طلباء کے رویوں اور مواد میں دلچسپی کو مثبت طور پر متاثر کر سکتے ہیں۔ پرجوش اساتذہ کلاس روم کا ایک متحرک اور دل چسپ ماحول پیدا کرتے ہیں، جو طلباء میں سیکھنے کی محبت اور تجسس کو فروغ دیتے ہیں۔ موضوع کے ساتھ یہ جذباتی تعلق طلباء کی مجموعی نفسیاتی بہبود میں معاون ہے اور ان کے تعلیمی حصول پر دیرپا اثرات مرتب کر سکتا ہے۔"[18]

حالیہ برسوں میں ثقافتی طور پر جوابدہ تدریس کے کردار نے توجہ حاصل کی ہے۔ وہ اساتذہ جو ثقافتی طور پر متعلقہ مواد اور تدریسی طریقوں کو شامل کرتے ہیں جو طلباء کے پس منظر اور تجربات سے مطابقت رکھتے ہیں وہ سیکھنے کا زیادہ جامع اور تصدیق کرنے والا ماحول بناتے ہیں۔ ثقافتی طور پر جوابدہ تدریس طلباء کی ثقافتی شناخت کو پہچاننے اور ان کی قدر کرنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ جب اساتذہ متنوع نقطہ نظر کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کو یکجا کرتے ہیں، تو طلباء اپنے تعلق کے احساس کو محسوس کرتے ہیں، جو ان کی نفسیاتی اور جذباتی بہبود کو مثبت طور پر متاثر کرتے ہیں۔ اساتذہ کے رویے کا اثر فوری تعلیمی سیاق و سباق سے آگے بڑھتا ہے اور سیکھنے کی طرف طلباء کے تاحیات رویوں کو متاثر کر سکتا ہے۔

"طلباء کا ان کی صلاحیتوں کے بارے میں یقین اور کسی کام کی سمجھی جانے والی قدر ان کی حوصلہ افزائی کے تعین میں اہم عوامل ہیں۔ اساتذہ اپنے رویے، تاثرات اور تدریسی طریقوں کے ذریعے ان عقائد کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ترقی کی ذہنیت کو فروغ دینے اور کوشش اور استقامت کی اہمیت پر زور دے کر، اساتذہ چیلنجوں اور سیکھنے کے مواقع کے تئیں طلباء کے رویوں پر مثبت اثر ڈال سکتے ہیں۔"[19]

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ

عصر حاضر میں اساتذہ کا کردار اور ان کا طرز عمل، طلباء کی نفسیات کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ اثر صرف تعلیمی کامیابیوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ طلباء کی مجموعی فلاح و بہبود بشمول ان کی جذباتی، سماجی اور اخلاقی نشوونما تک پھیلا ہوا ہے۔

OPEN ACCESS

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اساتذہ کے رویے پر تعلیمی عمل میں ایک اہم عنصر کے طور پر زور دیا گیا ہے۔اسلامی تعلیمات 'تربیہ' کے تصور پر زور دیتی ہے، جس کا مطلب 'پرورش و تربیت" ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو استاد کا بہترین نمونہ سمجھا جاتا ہے، اور ان کی تعلیمات طلباء کے ساتھ بات چیت میں مہربانی، صبر اور ہمدردی کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ اسلامی تعلیم صرف علم کی فراہمی کے لیے نہیں ہے بلکہ اچھے کردار اور اخلاق کو فروغ دینے کے لیے بھی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ذکر کیا گیا ہے:

"اور آپ ایک عظیم اخلاقی کردار کے حامل ہیں"[20]

اساتذہ کے رویے کا طلباء کی نفسیاتی صحت پر گہرا اثر پڑتا ہے۔ مثبت استاد اور طالب علم کے تعلقات ایک معاون تعلیمی ماحول میں حصہ ڈالتے ہیں۔

> "نفسیاتی بہبود اور تعلیمی کامیابی کو فروغ دینے میں استاد اور طالب علم کے مثبت تعلقات کے کردار کو اجاگر کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے تناظر میں، تعلیم کے حوالے سے پیغمبر اسلام کے اندازِ فکر میں حکمت، ہمدردی اور سمجھ کا امتزاج شامل تھا، جس سے ان کے ساتھیوں کے لیے سیکھنے کا ایک مثبت ماحول پیدا ہوا۔"[21]

عصری تعلیم کے تناظر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسروں کے ساتھ عدل و انصاف پر زور دینا بہت ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات تمام طلباء کے ساتھ منصفانہ سلوک کرنے پر زور دیتی ہیں، چاہے ان کا پس منظر یا صلاحیت کچھ بھی ہو۔ یہ مساوات اور شمولیت کے نفسیاتی اصولوں کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے، طلباء کے درمیان تعلق کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے:

> "یقیناً اللہ حکم دیتا ہے عدل کا احسان کا اور قرابت داروں کو (ان کے حقوق) ادا کرنے کا اور وہ روکتا ہے بے حیائی برائی اور سرکشی سے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق حاصل کرو"[22]

اسلامی تعلیمات کے فریم ورک کے اندر عصر حاضر میں طلباء کی نفسیات پر اساتذہ کے رویے کے اثرات کو پھیلاتے ہوئے، 'توحید' کے تصور پر غور کرنا ضروری ہے، جو خدا کی وحدانیت پر زور دیتا ہے۔ اسلامی تعلیم، جو اصول توحید سے رہنمائی کرتی ہے، اساتذہ کو اپنے طلباء کی زندگیوں میں مقصد اور معنی کا احساس پیدا کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ یہ سمجھنا کہ علم خالق کو پہچاننے اور اس کی عبادت کرنے کا ایک ذریعہ ہے، ذمہ داری اور جوابدہی کے احساس کو پروان چڑھاتا ہے، جو طلباء کی نفسیاتی بہبود کو تشکیل دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات عاجزی اور مسلسل سیکھنے کی اہمیت پر بھی زور دیتی ہیں۔ اساتذہ پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ عاجزی کے معیار کو مجسم کریں، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ وہ خود زندگی بھر سیکھنے والے ہیں۔ قرآن کہتا ہے:

CC BY

"پس بالا و برتر ہے اللہ، پادشاہ حقیقی اور دیکھو، قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا
کرو جب تک کہ تمہاری طرف اُس کی وحی تکمیل کو نہ پہنچ جائے، اور دُعا کرو
کہ اے پروردگار مجھے مزید علم عطا کر"[23]

یہ آیت علم کی دائمی جستجو کو اجاگر کرتا ہے۔ عصری دور میں، جہاں معلومات کا مسلسل ارتقا ہو رہا ہے، اساتذہ نے سیکھنے کے بارے میں عاجزانہ رویہ اپناتے ہوئے طلباء کے لیے ایک مثال قائم کی، ترقی کی ذہنیت اور موافقت کو فروغ دیا۔ 'نیا' (نیت) کا اسلامی تصور بحث میں ایک اور تہہ کا اضافہ کرتا ہے۔ اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ارادوں کو صاف کریں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ ان کے اعمال ان کے طلباء اور معاشرے کو فائدہ پہنچانے کی مخلصانہ خواہش سے چلتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیت کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

"اعمال صرف نیت سے ہوتے ہیں اور ہر آدمی کے پاس وہی ہو گا جو اس نے نیت کی۔"[24]

تعلیم کے تناظر میں، خالص نیت کے حامل اساتذہ اعتماد اور خلوص پر مبنی ماحول کو فروغ دے کر طلباء کی نفسیاتی بہبود میں مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات علم اور اخلاق کے باہم مربوط ہونے پر بھی زور دیتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"علم کی تلاش ہر مسلمان پر فرض ہے۔"[25]

اسلامی تعلیمات آگاہی اور نظم وضبط کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں، جو جذباتی ذہانت کے ضروری اجزاء ہیں۔ اساتذہ، رول ماڈل کے طور پر، چیلنجوں کا سامنا کرتے ہوئے صبر، ضبط نفس، اور جذباتی لچک کی مثال دے کر طلباء کو یہ مہارتیں فراہم کر سکتے ہیں۔ قرآن غصے پر قابو پانے کی اہمیت پر زور دیتا ہے، یہ کہتے ہوئے:

"جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور
اگر غصہ آجائے تو درگزر کر جاتے ہیں۔"[26]

عصری دور، طالب علموں کے لیے مختلف تناؤ اور چیلنجز پیش کرتا ہے، اور استاد کا کردار ماہرین تعلیم سے بڑھ کر جذباتی مدد اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ جذباتی ذہانت اور لچک کے اسلامی اصولوں کو شامل کر کے، معلمین زندگی کی پیچیدگیوں کو نیویگیٹ کرنے کے قابل اچھے افراد کی نشوونما میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ 'تقویٰ' کا تصور، جسے اکثر ذہن سازی یا خدا کا شعور کہا جاتا ہے، اسلامی تعلیمات کا لازمی جزو ہے۔ روزنانی ہاشم (Rosnani Hashim) اپنی کتاب "اسلامک پیڈاگوجی ان ہائر ایجوکیشن (Islamic Pedagogy in Higher Education)" میں قلم بند کرتے ہیں:

"اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ طلباء میں ذہن سازی اور
مقصدیت کا احساس پیدا کریں، ان کے اعمال کی روحانی جہتوں کو پہچاننے میں

OPEN ACCESS

ان کی مدد کریں۔ یہ نہ صرف طلباء کی نفسیاتی بہبود میں معاون ہوتا ہے بلکہ
ان کی زندگیوں میں معنی اور تکمیل کے احساس کو بھی فروغ دیتا ہے۔"[27]

اساتذہ کا رویہ، جب اسلامی تعلیمات سے مطلع کیا جاتا ہے، تو وہ طلباء کی نشوونما کے جذباتی، روحانی اور نفسیاتی پہلوؤں کو حل کرنے کے لیے تعلیمی ہدایات سے بالاتر ہے۔ جذباتی ذہانت، لچک اور ذہن سازی کو فروغ دے کر، اساتذہ عصری تعلیمی منظر نامے میں طلباء کی مجموعی فلاح و بہبود میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔

نتائج وسفارشات

طلباء کے رویے سے ان کی سیکھنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے، اس لیے اسکول میں ان کے رویے کا معروضی مشاہدہ ضروری ہے۔ ایک استاد جو طلباء کے ذاتی، انفرادی اور اجتماعی رویوں سے واقف ہو، طلباء کی تعلیمی قیادت کے فرائض بہتر طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔ طلباء کے انفرادی رجحانات کا علم استاد کو اصلاحی علم اور موثر تدریسی طریقوں کی فراہمی میں کافی مدد فراہم کرتا ہے۔ نفسیاتی عوامل اور عناصر کا علم، طلباء کی ذہنی سطح اور ضروریات کی بنیاد پر تدریس کی منصوبہ بندی میں فائدہ مند ہے نفسیاتی علوم میں مہارت رکھنے والا استاد طلباء کے اختلاط، ان کے رجحانات اور سماجی پس منظر کو اچھی طرح سے پہچان سکتا ہے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پروان چڑھا سکتا ہے۔ ایک استاد جو طلباء کی نفسیات سے واقف ہوتا ہے نہ صرف بہتر مشاہدہ رکھتا ہے بلکہ واقعات اور مسائل کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ بدراج اتم مسئلہ حل کرنے کے اصلاحی طریقوں سے بخوبی واقف پایا جاتا ہے۔ یہ خوبیاں استاد کو ایک اچھا اور بہتر رہنما بناتی ہیں۔

(1) نفسیات سے واقفیت کے باعث اساتذہ طلباء کی ضرورتوں، مقاصد، ذہنی میلان ورجحانات، خواہشات، اور ان میں وقوع پذیر جذباتی رویوں کی تبدیلی سے اکتساب پر اثرانداز ہونے والے عوامل کا کامیاب تجزیہ کر سکتے ہیں۔

(2) نفسیات سے آگہی کے باعث طلباء کی انفرادی شخصیت اور ان کی پیچیدگیوں کا صحیح اندازہ قائم کیا جاسکتا ہے اور تدارک کے اقدامات کیئے جاسکتے ہیں۔ نفسیاتی علوم سے لیس اساتذہ طلباء کی صلاحیتوں کی جدید صورت گیری کرتے ہوئے اکتسابی عمل کو صحیح سمت دے سکتے ہیں۔

(3) طلباء کی نفسیات سے آگہی کے ذریعے اکتسابی عمل کو ذہنی وجذباتی خلفشار سے ہونے والے نقصانات سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے اور اس کے سدباب کے لئے مبسوط حکمت عملی ترتیب دی جاسکتی ہے جس سے اکتسابی مسائل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

(4) طلباء کی نفسیات سے واقفیت کے بناء پر استاد اور طالب علم کے درمیان ایک صحت مند مضبوط تعلق پیدا ہوتا ہے۔ طلباء کی حوصلہ افزائی سے اکتسابی عمل کو مزید پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔

cc BY

(5) اساتذہ طلباء کی نفسیات سے واقفیت رکھتے ہوئے نہ صرف تعلیمی پسماندگی پر قابو پا سکتے ہیں بلکہ تعلیمی طور پر معذور طلباء کے مسائل کا بھی سد باب کر سکتے ہیں۔

(6) طلباء کی نفسیات سے آگہی رکھنے والے اساتذہ ان کے ذہنی سطحوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک کامیاب تدریسی حکمت عملی تیار کر سکتے ہیں۔

(7) جذبہ اکتساب کو نقصان پہنچانے والے عوامل، حالات سے مطابقت پیدا کرنے سے روکنے والے عناصر کی بروقت مشورہ سازی کے ذریعہ روک تھام اسی وقت ممکن ہے جب اساتذہ طلباء کی نفسیات سے اچھی طرح واقفیت رکھتے ہوں۔ غیر پسندیدہ رویوں کو فروغ دینے والے حالات، مسائل اور واقعات کا جائزہ لے کر ان کا سد باب کیا جا سکتا ہے اور ناپسندیدہ رویوں کی جگہ پسندیدہ رویوں کو فروغ دینا تب ہی ممکن ہے جب اساتذہ طلباء کی نفسیات سے آگہی رکھتے ہوں۔

OPEN ACCESS

[1] القرآن، سورۃ المجادلہ، آیت 11

[2] سنن ابن ماجہ، حدیث ۲۲۴۔ ج ا۔ ص ۱۷

[3] مشکوۃ المصابیح / کِتَاب الْعِلْمِ: 212

[4] القرآن، سورۃ البقرہ، آیت 269

[5] القرآن، سورۃ الحجرات، آیت 13

[6] Bilal Orfali and Malek Abisaab "Islamic Education: Its Traditions and Modernization"

[7] القرآن، سورۃ البقرہ، آیت 159

[8] مشکواۃ صفحہ 183

[9] القرآن، سورۃ لقمان، آیت 14

[10] G. N. Raval "Education in Islam: Philosophy and Implementation"

[11] ترمذی، 3/369، حدیث: 1927

[12] القرآن، سورۃ آلعمران، آیت 159

[13] Gregorio Kohon and Charles Temple "Teaching and Learning in Islam"

[14] Hamre, B. K., & Pianta, R. C. (2001). Early teacher–child relationships and the trajectory of children's school outcomes through eighth grade. Child development, 72(2), 625-638.

[15] Reyes, M. R., Brackett, M. A., Rivers, S. E., White, M., & Salovey, P. (2012). Classroom emotional climate, student engagement, and academic achievement. Journal of Educational Psychology, 104(3), 700.

[16] Rosenthal, R., & Jacobson, L. (1968). Pygmalion in the classroom. The Urban Review, 3(1), 16-20.

[17] Hattie, J., & Timperley, H. (2007). The power of feedback. Review of educational research, 77(1), 81-112.

[18] Patrick, B. C., Hisley, J., & Kempler, T. (2000). "What's everybody so excited about?" The effects of teacher enthusiasm on student intrinsic motivation and vitality. The Journal of Experimental Education, 68(3), 217-236.

[19] Eccles, J. S., & Wigfield, A. (2002). Motivational beliefs, values, and goals. Annual review of psychology, 53(1), 109-132.

[20] القرآن، سورہ القلم، آیت 4

[21] Akhtar, M., & Khan, M. M. (2012). Impact of teacher's behavior on students' motivation and academic achievement. International Journal of Academic Research in Business and Social Sciences, 2(9), 265-273.

[22] القرآن، سورہ النحل، آیت 90

[23] القرآن، سورہ طہ، آیت 114

[24] Sahih al-Bukhari. Book 1, Hadith 1.

[25] Ibn Majah. Sunan Ibn Majah. Book 1, Hadith 224.

[26] القرآن، سورہ الشوری، آیت 37

[27] Rosnani Hashim "Islamic Pedagogy in Higher Education"